بسم اللہ الرحمن الرحیم

زکوۃ لینے والے نے قرض سمجھ کر زکوۃ لی تو کیا زکوۃ ادا ہوگئی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے کچھ عرصہ قبل ایک مستحق شخص کو زکوۃ کی نیت سے کچھ رقم دی تھی، لیکن اس نے قرض سمجھ کرلی، اب مجھے واپس کر رہا ہے، میں واپس نہیں لوں گا، لیکن کیا میری زکوۃ ادا ہوگئی تھی؟

جواب

آپ نے جتنی رقم مستحقِ زکوۃ شخص کو زکوۃ کی نیت سے دی تھی، آپ کی اتنی زکوۃ ادا ہوگئی، لینے والے کا قرض سمجھ کر لینا ادائیگیِ زکوۃ سے مانع نہیں ہے اور اب وہ رقم واپس لینا جائز نہیں۔

زکوۃ کو قرض، ہبہ کہہ کر دینے کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: ”ومن اعطی مسکینا دراھم وسماھا ھبة او قرضا ونوی الزکاۃ فانھا تجزیه، وھو الاصح ھکذا في البحر الرائق“ ترجمہ: اور جس نے کسی مسکین کو چند دراہم ہبہ یا قرض کہہ کر دیئے اور اس نے زکاۃ کی نیت کی تو یہ اسے کفایت کریں گے اور یہی زیادہ صحیح ہے، اسی طرح بحر الرائق میں ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الزکاۃ، جلد 1، صفحہ 171، مطبوعہ کوئٹہ)

زکوۃ میں دینے والے کی نیت معتبر ہے۔ فتاوی بزازیہ میں ہے: ”والعبرة لنية الدافع لا لعلم المدفوع اليه، حتى لو قال المحترم وهبت لك هذا الشيء او اقرضتك وينوي به الزكاة وقع عن الزكاة“ ترجمہ: زکوۃ ادا کرنے میں دینے والے کی نیت کا اعتبار ہے، لینے والے کا جاننا ضروری نہیں، حتی کہ اگر کسی شخص نے کسی محترم کو کہا میں نے تمہیں یہ چیز ہبہ کی یا قرض دی اور اس سے زکوۃ کی نیت کی، تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (فتاوی بزازیہ، کتاب الزکوۃ، جلد 1، صفحہ 78، مطبوعہ کراچی)

الفاظ کی وجہ سے نیت متغیر نہیں ہوگی۔ تبیین الحقائق میں ہے: ”لو وھب مسکینا درھما ونواہ من زکاته أجزأه، **لأن العبرة بالنية فلا يتغير بلفظ الهبة**“ ترجمہ: اگر کسی نے مسکین کو چند درہم ہبہ کئے اور ان سے اپنی زکوۃ کی نیت کرلی، تو ادا ہو جائے گی، کیونکہ اعتبار نیت کا ہے اور لفظِ ہبہ سے نیت میں تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔ (تبیین الحقائق، کتاب الزکوۃ، جلد 1، صفحہ 258، مطبوعہ ملتان)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اصل یہ ہے کہ زکوۃ میں نیت شرط ہے، بے اس کے ادا نہیں ہوتی۔۔۔ **پھر نیت بھی صرف دینے والے کی ہے، لینے والا کچھ سمجھ کرلے، اس کا علم اصلاً معتبر نہیں۔۔۔** ولہذا اگر عید کے دن اپنے رشتہ داروں کو جنھیں زکوۃ دی جاسکتی ہے کچھ روپیہ عیدی کا نام کر کے دیا اور انہوں نے عیدی ہی سمجھ کر لیا اور اس کے دل میں یہ نیّت تھی، میں زکوۃ دیتا ہوں، بلاشبہ ادا ہو جائیگی۔ (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 65 تا 67، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

زکوۃ واپس لینا جائز نہیں۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ : "ایک شخص نے کسی مسکین کو زکوۃ کی نیت سے قرض کہہ کر مال دیا تھا، مدت دراز کے وہ شخص قرض سمجھ کر واپس دینے آیا، اس وقت دینے والا مفلس ہو گیا تھا، ایسی صورت بھی قرض دینے والا اس مال زکوۃ کو کھا سکتا ہے ؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا : جب کہ اس نے بہ نیت زکوٰۃ یہ رقم دی تھی، تو اسے واپس لینا جائز نہیں، حدیث میں فرمایا : "ولا تعد فی صدقتک" (اور اپنا صدقہ واپس نہ لے)۔ اس پر لازم ہے کہ یہ رقم واپس کردے، اب اگر یہ شخص زکوٰۃ لینے کا مستحق ہے، تو دوسرے کی زکوٰۃ لے سکتا ہے نہ یہ کہ جو زکوٰۃ خود دے چکا، اس کو واپس لے۔ (فتاوی امجدیہ، حصہ 1، صفحہ 389، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر : Pin-7494

تاریخ اجراء : 18 صفر المظفر 1446ھ/24 اگست 2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net